جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

ماہنامہ

جرمنی

اخبار احمدیہ

ایڈیٹر:- نعیم احمد نیّر

جلد نمبر 8 ماہ اخاء و نبوت 1381ھش بمطابق اکتوبر و نومبر 2002ء شمارہ نمبر 11-10

تبرکات ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

قرآن شریف میں جولیلۃ القدر کا ذکر آیا ہے کہ وہ ہزار مہینوں سے بہتر ہے، یہاں لیلۃ القدر کے تین معنی ہیں: اول تو یہ کہ رمضان میں ایک رات لیلۃ القدر کی ہوتی ہے۔ دوم یہ کہ رسول اللہ ﷺ کا زمانہ بھی ایک لیلۃ القدر تھا، یعنی سخت جہالت اور بے ایمانی کی تاریکی کے وہ زمانے میں آیا جبکہ ملائکہ کا نزول ہوا۔ کیونکہ نبی دنیا میں اکیلا نہیں آتا بلکہ وہ بادشاہ ہوتا ہے اور اسکے ساتھ لاکھوں کروڑوں ملائکہ کا لشکر ہوتا ہے جو ملائک اپنے اپنے کام میں لگ جاتے ہیں اور لوگوں کے دلوں کو نیکی کیطرف کھینچتے ہیں۔ سوم لیلۃ القدر انسان کیلئے اسکا وقت اصفیٰ ہے۔ تمام وقت یکساں نہیں ہوتے۔ جتنا جتنا انسان خدا کے قریب آتا ہے، یہ وقت اسے زیادہ میسر آتا ہے۔ (ملفوظات جلد ۴ص ۳۳۶)

Tag der Offennen Moscheen

احمدیہ مساجد اور مراکز نماز میں جرمنی کے یومِ اتحاد کے موقع پر تقریبات

مختلف مذاہب کے لوگوں کی آمد اور وسیع پیمانہ پر مجالس سوال وجواب کا انعقاد

وفاقی جمہوریہ جرمنی میں ہر سال 3 اکتوبر کا دن یوم اتحاد کے طور پر منایا جاتا ہے کیونکہ اس روز 1990ء میں مشرقی اور مغربی جرمنی قریباً 45 سال تک جدا رہنے کے بعد پھر سے اکٹھے ہوئے تھے۔ اس روز اہل جرمنی Tag der Offenen Tür یعنی دروازے کھلے رکھنے کا دن مناتے ہیں۔ چنانچہ اس موقع کی مناسبت سے جماعت احمدیہ اپنی مساجد میں خصوصی تقاریب کا اہتمام کرتی ہے، جس کے لئے پہلے سے دعوت نامے تقسیم کئے جاتے ہیں اور مساجد کو سجایا جاتا ہے نیز آنیوالے مہمانوں کی تواضع کا انتظام کیا جاتا ہے۔ ہر سال کی طرح امسال بھی یہ دن پورے جوش وخروش سے منایا گیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جرمن مہمان بڑی کثرت سے ہماری مساجد اور مراکزِ نماز میں آئے، جہاں انہیں اسلام کی حقیقی تعلیم بتانے اور حضرت مسیح موعود کا پیغام پہنچانے کا موقع ملا۔ الحمدللہ۔ ان تقاریب کی جن جماعتوں کیطرف سے رپورٹس موصول ہوئی ہیں، ان کے خلاصہ کی پہلی قسط ہدیہ قارئین ہے:

☆ ریجن ڈارمسٹڈ: اس ریجن کی چار جماعتوں میں نماز سنٹرز کو سارا دن مہمانانِ گرامی کیلئے کھلا رکھا گیا تھا اور خدام ڈیوٹی پر موجود تھے۔ کل 125 مہمان تشریف لائے اور اسلام احمدیت کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔

☆ مسجد نور فرینکفرٹ: مورخہ تین اکتوبر کو مسجد نور فرینکفرٹ میں صبح سے شام تک 135 مہمان تشریف لائے جن میں اکثریت جرمن مستورات کی تھی۔ شام چار بجے مکرم ہدایت اللہ ہبش صاحب کے ساتھ سوال وجواب کی نشست ہوئی جس میں 70 سے زائد افراد نے شرکت کی۔ ان میں اساتذہ اور وکلاء بھی شامل ہوئے۔ دو گھنٹے کی اس مجلس میں مکرم ہدایت اللہ صاحب نے سوالات کے احسن رنگ میں جوابات دیئے۔ اس مجلس میں مبلغ انچارج مکرم حیدر علی صاحب ظفر بھی شامل ہوئے۔ 350 کی تعداد میں لٹریچر تقسیم ہوا۔ شام تک مہمانوں کی آمد رہی اور بات چیت کا سلسلہ دیر تک جاری رہا۔ ایک جرمن خاتون سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت کیلئے بیتاب تھیں۔

☆ ہٹینگن: ہٹینگن شہر میں ہال کرائے پر لے کر یہ دن منایا گیا۔ دو اخباروں نے خبریں شائع کیں جن کی سرخیاں کچھ اس طرح تھیں "اسلام کے بارے میں سمجھنا و سیکھنا"، "مصلح اسلامی جماعت کا خوش آمدید دن منایا جانا"۔ ریڈیو 89.4 چینل پر تقریب کی خبر نشر کی گئی۔

☆ ہمبرگ: جرمنی کے بڑے شمالی شہر میں یہ تقریب مسجد فضل عمر میں منائی گئی۔ مسجد کو سلیقہ سے سجایا گیا تھا۔ صبح گیارہ بجے مکرم منیر احمد منور صاحب مربی سلسلہ نے اپنے افتتاحی لیکچر میں اس دن کی مناسبت سے بتایا کہ دین اسلام میں وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے اور واضح کیا کہ مسجد کے دروازے آج کے دن ہی نہیں سارا سال ہی خدائے واحد کی عبادت کرنیوالے کیلئے کھلے رہتے ہیں۔ آج کا دن صرف مسجد کے دروازے کھولنے کا دن ہی نہیں بلکہ یہ علامت ہے دلوں کو کھلا رکھنے کی۔ مکرم مربی صاحب نے اس ضمن میں حضرت مسیح موعودؑ کے اسلام میں امن، محبت، رواداری، جہاد کے بارے میں اقتباسات بھی پڑھ کر سنائے۔

تقریب سے جرمن نژاد مہمان جناب Dr. Andreas Knolle نے بھی خطاب کیا۔ باقی مہمانوں نے اسلام میں عورت کا مقام، مسجد کے بارے میں سوالات کئے۔

ہمبرگ میں دوسری بڑی تقریب بیت الرشید میں منعقد ہوئی یہاں سارا دن 100 سے زائد مہمان آئے اور اسلام کے بارے میں سوالات کیے اور اپنی غلط فہمیاں دور کیں۔ ہر دو تقاریب میں مہمانوں کی لذیذ پاکستانی کھانوں اور چائے کافی سے بھی تواضع کی گئی۔ (باقی آئندہ)

SCHLÜCHTERN

مسجد کی تعمیر کے سوال پر جماعت احمدیہ کی کامیابی

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی جماعت احمدیہ جرمنی کے لئے عظیم الشان اور بابرکت سکیم تعمیر سو مساجد کے تحت جرمنی کے ایک وسطی شہر Schlüchtern میں زمین کا ایک ٹکڑا خریدا گیا۔ جس پر بعض شہری احتجاج کرتے ہوئے اس معاملہ کو عدالت میں لے گئے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے عدالت نے جماعت کے حق میں فیصلہ دے دیا تاہم جماعت نے مسائل سے بچنے کیلئے انتظامیہ کو یہ پیشکش کی کہ بیشک شہر کے کسی اور حصہ میں جماعت کو جگہ دیدے۔ اسپر ہر شخص مطمئن تھا کہ مگر اس موقع پر دائیں بازو کی سیاسی پارٹی Die Republikanner نے شہریوں کو اکسایا۔ ان کا کہنا تھا کہ شہر میں سرے سے کوئی مسجد ہونی ہی نہیں چاہئے اور وہ مقامی کونسل میں اپنی یہ بات منوانے میں کامیاب ہوگئے کہ اس مسئلہ پر شہریوں سے استصواب رائے کرلیا جائے۔ جسکے نتیجہ میں 27 اکتوبر کو یہ ریفرینڈم ہوا۔ اس سے قبل مذکورہ بالا پارٹی نے شلوشٹرن میں گھر گھر جماعت کے خلاف بغض وعناد پر مشتمل دو ورقہ تقسیم کیا۔ جس میں انہوں نے جماعت پر بہتان لگایا کہ یہ جرمنی میں اسلام کے نام پر آمریت قائم کرنا چاہتی ہے اور یہ کہ ہم احمدی جرمنی کے آئین پر یقین نہیں رکھتے۔ اس پر مکرم ہدایت اللہ صاحب ہیوبش نے فوری طور پر ایک جواب تیار کیا، جس میں انہوں نے مدلّل انداز میں ثابت کیا کہ جماعت احمدیہ ایک امن پسند جماعت ہے اور یہ کہ اسے مکمل طور پر حق حاصل ہونا چاہئے کہ وہ عبادت کیلئے ایک مسجد تعمیر کرسکیں۔ یہ پمفلٹ شعبہ تصنیف جرمنی نے فوری طور پر طبع کروایا اور شعبہ تبلیغ نے مجلس خدام الاحمدیہ کے (بقیہ صفحہ 3 پر)

(بقیہ صفحہ 3 پر)

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کی تیرھویں مجلس شوریٰ کا بیت السبوح میں انعقاد

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کی تیرھویں مجلس شوریٰ مورخہ 19 اور 20 اکتوبر 2002ء کو منعقد ہوئی، الحمدللہ۔ اس کا پہلا اجلاس گیارہ بجے صبح شروع ہوا جس میں تلاوت قرآن کریم اور خادم کے عہد دہرائے جانے کے بعد صدر مجلس محترم مظفر احمد صاحب نے افتتاحی خطاب کیا اور مکرم مولانا محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔

بعد ازاں مکرم فیضان اعجاز صاحب معاون صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی نے قواعد وضوابط مجلس شوریٰ ایوان میں پڑھے۔ مکرم ڈاکٹر اظہر الحق صاحب ایڈیشنل سیکریٹری شوریٰ نے گزشتہ سال کی منظور شدہ تجویز پر عملدرآمد کی رپورٹ پڑھ کر سنائی نیز شوریٰ 2002 کا ایجنڈا اور روشدہ تجاویز ایوان میں پیش کیں۔ ان تجاویز کو رد کئے جانے کی وجوہات متعلقہ مہتممین نے ایوان میں پیش کیں۔ پھر ایجنڈے پر موجود تجاویز برائے مال اور صنعت وتجارت کی سب کمیٹیز کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ صدر مجلس نے مکرم نعیم اللہ خالد صاحب ریجنل قائد Wurttemburg کو کمیٹی برائے مال کا صدر اور مکرم طارق محمود صاحب مہتمم مال کو سیکریٹری مقرر کیا۔ اور سب کمیٹی صنعت وتجارت کیلئے مکرم طارق سہیل صاحب ریجنل قائد Pfalz کو صدر اور مکرم انس بٹ صاحب مہتمم صنعت وتجارت کو سیکرٹری مقرر کیا۔

نماز ظہر وعصر کی ادائیگی اور طعام کے بعد دعا کے ساتھ اجلاس دوم کا آغاز ہوا۔ جس میں مہتممین مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی نے متعلقہ شعبہ جات کی رپورٹس پیش کیں جن پر نمائندگان نے تعمیری اور سیر حاصل بحث کی۔ اس سیشن میں مکرم مولانا حیدر علی ظفر صاحب مشنری انچارج جماعت احمدیہ جرمنی کی راہنمائی ایوان کو حاصل رہی۔ نماز مغرب وعشاء اور کھانے کے وقفہ کے بعد 22:45 بجے سب کمیٹیز کے اجلاسات شروع ہوئے جو رات گئے تک جاری رہے۔

اگلے روز شوریٰ کی کارروائی کا آغاز 8:30 پر تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعد ازاں سیکریٹریان سب کمیٹیز نے متعلقہ سب کمیٹیز کی رپورٹس ایوان میں پیش کیں۔ جن پر بحث کے بعد مفید مشورہ جات سامنے آئے۔

اختتامی اجلاس کی کاروائی کا آغاز محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی کی صدارت میں دعا سے ہوا۔ اس اجلاس میں

باقی صفحہ 4 پر

مولانا دوست محمد شاہد صاحب کی دلچسپ مجالس

مولانا دوست محمد شاہد صاحب جلسہ سالانہ جرمنی 2002ء کے بعد قریباً دو ماہ تک جرمنی میں مقیم رہے اور اس دوران آپ نے جرمنی کے علاوہ یورپ کی متعدد جماعتوں کا دورہ کیا اور دلچسپ مجالس سوال و جواب میں شامل ہوئے۔ یاد رہے کہ مکرم مولانا صاحب کا شمار جماعت احمدیہ کے جید علماء میں ہوتا ہے۔ آپ مؤرخ احمدیت بھی ہیں اور آپ کو حوالوں کے بادشاہ کا خطاب بھی حاصل ہے۔ آپ کو اس تاریخی وفد میں شامل ہونے کا اعزاز حاصل ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی قیادت میں 1974ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی میں اپنا موقف پیش کرنے کیلئے گیا تھا، جہاں جماعت احمدیہ کے عقائد کے بارے میں سوالات پوچھے گئے اور حضور کے جوابات سے علماء کو شدید ہزیمت اٹھانی پڑی تھی۔ مولانا کے ساتھ ہونیوالی حالیہ مجالس سوال و جواب میں احباب جماعت نے بڑے ذوق وشوق سے حصہ لیا اور دیگر سوالات کے ساتھ ساتھ اسمبلی میں ہونے والی کاروائی کا آنکھوں دیکھا حال بھی سنا۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کی عمر وصحت میں برکت بخشے اور آپ کو بیش از پیش خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

فرینکفرٹ کے عالمی میلہ کتب میں جماعت احمدیہ جرمنی کی شرکت

جرمنی کے شہر فرینکفرٹ میں ہر سال ایک "عالمی میلہ کتب" لگتا ہے امسال یہ میلہ مورخہ 9 تا 14 اکتوبر کو فرینکفرٹ کی بڑی نمائش گاہ Frankfurt-Messe کی وسیع وعریض عمارت میں منعقد ہوا۔ دنیا بھر کے 110 ممالک کے چھ ہزار اداروں نے اس نمائش گاہ میں اسٹال لگائے۔ انہی میں ایک سادہ اور پر وقار سٹال جماعت احمدیہ جرمنی نے اسلامی کتب کو متعارف کروانے کیلئے سجایا۔ ان کتب میں خصوصاً تراجم قرآن کریم کو عالمی سطح پر متعارف کروانے کا موقع میسر آیا۔ اس میلہ کتب کو دیکھنے کیلئے دولاکھ 60 ہزار زائرین آئے۔ اس میلہ میں آنے والوں نے اپنے علم میں اضافہ کیلئے جماعت احمدیہ کے اسٹال سے کثیر تعداد میں لٹریچر وکتب حاصل کیں۔ MTA نے ہمارے سٹال کے علاوہ مختلف ممالک کے اسٹالز کو بھی کوریج دی۔

قارئین کی خدمت میں ادارہ اخبار احمدیہ جرمنی

عید مبارک

پیش کرتا ہے

تقاریر جلسہ سالانہ جرمنی 2002 ایک نظر میں

اکیسویں جلسہ سالانہ جرمنی 2002 کے موقع پر جو تقاریر ہوئیں، ان کا مکمل متن تو اخبار الفضل میں شائع ہو رہا ہے، تاہم ان تمام تقاریر کا خلاصہ یہاں ہدیہ قارئین کیا جا رہا ہے، تا کہ جلسہ سالانہ کا یہ علمی منظر ایک جگہ محفوظ ہو سکے۔ (ادارہ)

سیرت حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ

جلسہ سالانہ جرمنی 2002ء کی سب سے پہلی تقریر قادیان سے تشریف لائے ہوئے مہمان مقرر مولانا حکیم دین محمد صاحب نے مندرجہ بالا عنوان پر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں آنحضور ﷺ کی حیات طیبہ کے وہ پہلو تفصیل سے بیان فرمائے جن کا تعلق سادگی سے ہے۔ آپ نے فرمایا کہ آنحضور ﷺ کی طبیعت ہر قسم کے تصنع اور تکلف سے پاک تھی۔ آپ کا لباس، آپ کی خوراک، آپ کا طرز کلام بے حد سادہ تھے۔ گھر میں جسمانی آرام و آسائش کا کوئی تعلق نہیں تھا۔ اپنا کام خود سرانجام فرماتے تھے۔ آپؐ نے بحیثیت ملازم اور بحیثیت آقا، بحیثیت رعایا اور بحیثیت بادشاہ ہر حالت میں کمال سادگی اور انکساری سے زندگی بسر کی۔ آنحضور ﷺ کی بیویوں کی رہائش الگ الگ چھوٹے چھوٹے حجروں میں تھی جن میں نہ صحن تھا نہ دالان، چھت کھجور کے پتوں اور شاخوں پر مشتمل تھی جو بارش میں ٹپک پڑتی تھی۔ آپ کا بستر پیوند لگے ہوئے کمبل اور سادہ سی چٹائی پر مشتمل ہوتا۔ حضرت عمرؓ نے ایک مرتبہ یہ دیکھ کر عرض کیا کہ قیصر و کسریٰ تو باغ و بہار کے مزے لوٹیں اور آپ خدا کے نبی ہو کر ایسی حالت میں رہیں۔ آپؐ نے فرمایا "اے ابن خطاب تم کو یہ پسند نہیں کہ وہ دنیا لیں اور ہم آخرت"۔ آپؐ گھر کے کام کاج میں بیویوں کا ہاتھ بٹایا کرتے تھے۔ انکی دلداری کی باریک راہیں تلاش کرتے اور فرماتے "میرے دل میں بیویوں کی محبت پیدا کر دی گئی ہے"۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آپؐ کے زمانہ میں ہم سل بٹے پر غلہ کوٹ کر اس کے چھلکے پھونکوں سے اڑا کر اس نیم کوب غلہ سے روٹی تیار کر کے آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کرتی تھیں۔

آپ کی حیات مبارکہ کے مزید واقعات بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ سخاوت کا نتیجہ تھا کہ وفات کے وقت آپ نے کوئی ورثہ کوئی دینار یا درہم یا اونٹ بکری نہیں چھوڑی۔ آپؐ خود اپنی بکریوں کا دودھ دھو لیتے تھے اپنے کپڑوں کی مرمت کر لیتے۔ اپنی جوتی گانٹھ لیتے گھر میں جھاڑو دے لیتے اپنے اونٹ کو باندھ لیتے اس کے آگے چارہ ڈال لیتے چولہے میں آگ جلا دیتے۔ تعمیر کعبہ میں آپ نے پتھر اٹھا اٹھا کر جمع کئے۔ مدینہ میں مسجد نبوی کی تعمیر کے وقت آپ نے بھی صحابہؓ کے ساتھ کام کیا۔ ایک مہمان کا بستر خود صاف کیا۔ خدام آگے بڑھے تو فرمایا یہ میرا مہمان تھا اسے صاف کرنا میرا فرض ہے۔

گلیوں میں یتیموں، بیواؤں، غلاموں کو کاموں میں مدد دیتے تھے۔ آپ نبیوں کے سردار اور شاہوں کے شہنشاہ تھے مگر آپ کا کوئی وزیر تھا نہ ملازم نہ امارت نہ جاہ و حشم نہ محافظ نہ کارکن نہ جائیداد نہ ترکہ یہ وہ کامل اسوہ ہے جو آپ کے سوا کسی نبی یا بادشاہ سے ظہور میں نہیں آیا۔

بھیج درود اس محسن پر تو دن میں سو سو بار
پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار

ذکر حبیب

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ زندگی، آپ کی سیرت طیبہ اور اخلاق حسنہ کے مختلف پہلوؤں کے دلنشین تذکرہ پر مشتمل خطاب "ذکر حبیب" کے عنوان سے ربوہ سے تشریف لائے ہوئے جماعت احمدیہ جرمنی کے خصوصی مہمان مقرر محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے فرمایا۔ محترم صاحبزادہ صاحب حضرت مسیح موعودؑ کے پڑپوتے ہیں اور اس ناطہ سے بھی آپ کا انداز بیان نہایت دلنشین اور اثر انگیز تھا۔ آپ نے اپنے اس خطاب میں بہت سے ایسے روح پرور واقعات بیان فرمائے جو اکثر سامعین کے علم میں پہلی بار آئے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بچپن، جوانی اور بڑھاپے کے تمام ادوار کا احاطہ کرتے ہوئے بہت سے چھوٹے بڑے واقعات سنا کر حضور اقدسؑ کی حیات طیبہ کا نہایت ایمان افروز تصور سامعین کے ذہنوں پر نقش کر دیا۔ آپ نے محبت الٰہی، تعلق باللہ اور اس پر توکل کے حوالہ سے بتایا کہ آپ بچپن سے ہی دعا کی طرف بڑا گہرا اور قوی رجحان رکھتے تھے اور آپکے دل میں کسی دنیوی مقام و مرتبہ کے لئے کوئی خواہش نہ تھی اور اس کے بالمقابل آپ کو الیس اللہ بکاف عبدہ کی بشارت دی گئی تھی۔

آپ کے عشق رسول کا ذکر کرتے ہوئے محترم صاحبزادہ صاحب نے بتایا کہ اللہ کے بعد آپ سرور کائنات ﷺ کے عشق میں مخمور رہتے اور آپ کے لئے غیر معمولی غیرت اور جوش رکھتے تھے اور آپ کی شان میں معمولی سی بے ادبی کا رنگ بھی آپ برداشت نہ کرتے اور اس امر کی شہادت آپ کے بیٹے نے بھی برملا دی، جو آپ کی زندگی میں ایمان بھی نہ لائے تھے اس ضمن میں فاضل مقرر نے مختلف واقعات کے ساتھ ساتھ حضورؑ کا وہ زبردست نعتیہ کلام بھی پیش کیا جو اپنی مثال آپ ہے۔ آپ کا یہ کلام نظم میں بھی ہے اور نثر میں بھی ہے۔ علاوہ ازیں آپ نے والدین سے محبت اور ادب و احترام، اقرباء سے حسن معاملہ، بیوی سے مثالی سلوک، بچوں سے غیر معمولی شفقت اور خادموں سے حسن سلوک، غیرت دینی، اپنے مریدوں سے نہایت درجہ محبت کے پہلوؤں پر مشتمل حالات و واقعات کے ساتھ اپنے خطاب کو سجایا۔ اور اپنے خطاب کے آخری حصہ میں آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کے مذکورہ واقعات محض ہماری نظر میں ہی سیرت طیبہ کا درجہ نہیں رکھتے بلکہ آپ کو دیکھنے والے غیر از جماعت احباب بھی اس امر کے گواہ ہیں کہ آپ واقعی عظیم انسان تھے اور آپ کی سیرت نہایت پاکیزہ تھی اور یہ کہ آپ نے اپنی ساری زندگی خدمت اسلام میں صرف کر ڈالی۔ اس ضمن میں آپ نے غیروں کے ساتھ ساتھ اپنوں کی بھی آپ کے بارہ میں رائے پیش کی۔

فلسفہ نماز اور اس کی اہمیت

اس اہم تربیتی موضوع پر تقریر کرنے کیلئے مؤرخ احمدیت مولانا دوست محمد صاحب شاہد، جماعت جرمنی کی خصوصی دعوت پر ربوہ سے تشریف لائے تھے۔ آپ نے اپنے خطاب میں اولاً اس عظیم نظریاتی تغیر کا تذکرہ فرمایا کہ اب مغربی دنیا کے دانشور اور سائنسدان بھی خدا کی ہستی پر ایمان لانے لگے ہیں۔ پھر آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کی روشنی میں نماز کی اہمیت اور اس کا فلسفہ بڑی تفصیل سے بیان فرمایا۔ آپ نے نماز کے روحانی و اخلاقی اور مادی فوائد میں سے حسب ذیل 9 فوائد کا اختصار سے تذکرہ فرمایا، ۱۔ قرب الٰہی، ۲۔ صفات ربانی کے عکس کا ان فوائد میں ظہور، ۳۔ حفاظت آسمانی، ۴۔ اصلاح معاشرہ، ۵۔ دعوت الی اللہ کی کنجی، ۶۔ قرآن کریم پر تفکر و تدبر، ۷۔ ہر مقصد میں کامیابی، ۸۔ وحدت اقوام، ۹۔ امن عالم۔ مولانا موصوف نے ان فوائد پر واقعاتی انداز میں روشنی ڈالی اور اس کے ساتھ ساتھ فلسفہ نماز سے روگردانی کے نتیجہ میں جس پاداش کا امت کو سامنا کرنا پڑ رہا ہے اس کا نقشہ بھی کھینچا۔ آپ نے اپنا پر جوش خطاب حضرت مصلح موعودؓ کے ان ولولہ انگیز الفاظ پر ختم کیا،

"راتوں کو اٹھو، خدا تعالیٰ کے سامنے عاجزی اور انکسار کرو...... ایک سپاہی جیت نہیں سکتا۔ جیتتی فوج ہی ہے۔ اسی طرح اگر ایک فرد دعا کریگا تو اسکا اتنا فائدہ نہیں۔

خلافت کی اہمیت اور برکات

یہ اہم عنوان مربی سلسلہ مولانا مبارک احمد تنویر صاحب کے سپرد تھا جسے موصوف نے خوب نبھایا۔ آپ نے آیت استخلاف کی روشنی میں خلافت کی اہمیت واضح کی نیز خلافت کے قیام کا نظام سمجھایا۔ آپ نے یہ حقیقت ایک مرتبہ پھر واضح فرمائی کہ خلیفہ خدا ہی بناتا ہے۔ آپ نے کہا کہ تاریخ میں بہت سے نام ملتے ہیں جنہوں نے از خود خلیفہ بننے کی کوشش کی مگر وہ درس عبرت بنتے رہے۔ آپ نے جماعت احمدیہ میں نظام خلافت کی مثال پیش کی اور بتایا کہ اس نظام کی شروع سے مخالفت ہو رہی ہے مگر ہر موقع پر اللہ تعالیٰ نے ان مخالفوں کو ناکام بنا کر ثابت فرمایا ہے کہ یہ نظام خلافت اللہ تعالیٰ کا قائم کردہ ہے اور کوئی شخص، کوئی گروہ یا کوئی بھی حکومت اس پاک اور سچے نظام کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ مولانا موصوف نے جماعتی ترقی کے مختلف پہلو پیش کر کے نظام خلافت کے ذریعہ ہونے والی تمکنت دین کا مضمون بھی بیان کیا۔

دعوت الی اللہ کے نتیجہ میں حاصل ہونیوالی روحانی لذات

محترم مولانا ڈاکٹر عبدالغفار صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اس موضوع پر اپنے مخصوص انداز میں نہایت پر اثر خطاب کیا اور حاضرین کے قلب و روح کو خوب گرمایا۔ آپ نے دعوت الی اللہ کے میدان میں ملنے والی روحانی لذات کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا کہ ایک داعی الی اللہ کی لذات کا عروج اسے خدا کے مل جانے میں ہے۔ چنانچہ سب سے بڑے داعی الی اللہ ہمارے آقا سید و مولیٰ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے اس میدان میں اسقدر اپنے جگر کو خون کیا کہ خود عرش کے خدا نے آپؐ کو کہا کیا تو اپنی جان کو اس غم میں ہلاک کر دے گا۔ یہ انتہا تھی آپؐ کی کوششوں اور جدوجہد کی اور اس وقت آپؐ کو کیسی لذت محسوس ہو رہی ہوگی جب آپؐ کا اللہ آپ کو اس پیارے انداز میں خطاب فرما رہا ہوگا۔ اہل دنیا تو یقیناً اس لذت کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ آپ نے اپنے خطاب میں بزرگان سلسلہ کے ایمان افروز تبلیغی واقعات بھی سنائے اور اس کے ساتھ آپ نے واضح کیا کہ واقعات ماضی کا قصہ نہیں بلکہ آج بھی یہ واقعات رونما ہو رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں آپ نے فرینکفرٹ کے نواح میں مقیم ایک داعی الی اللہ کی مثال دی جو 12 سال بعد دعوت الی اللہ کی برکت سے اولاد کی نعمت سے سرفراز ہوئے۔

خدمت دین کو اک فضل الٰہی جانو

اس عنوان پر مکرم مولانا حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جرمنی نے تقریر کی۔ آپ نے ابتداء میں حضرت مصلح موعودؓ کا وہ اقتباس پڑھا جس میں حضور نے نونہالان جماعت کو نصائح فرمائی ہیں اور انہیں اپنی اصلاح اور خدمت دین کی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا ہے۔ اور اگلی نسلوں کی اصلاح کی طرف توجہ دلائی ہے بلکہ اُن کو یہ نصیحت کرنے کو کہا کہ ہر نسل اگلی نسل کو یہ نصیحت کرتی چلی جائے۔ جو قومیں خدمت دین کو فریضہ سمجھتے ہوئے اپنی جانیں اپنی عزتیں اپنے مال خرچ کر دیتی ہیں وہ زندہ رہتی ہیں اور ترقی کرتی چلی جاتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو اسلام کی بے نظیر خدمت کی ہر قسم کا آرام اپنے اوپر حرام کر لیا اسے دیکھ کر سعید فطرت لوگ آپ کی طرف کھنچے چلے آتے تھے۔ اور آپ کا ہر متبع خدمت دین کا متوالا ہو رہا تھا۔ جناب مربی صاحب نے احباب جماعت کو وقت کی قربانی کرنے کی طرف توجہ دلائی اور جماعتی کاموں کی اہمیت اور عظمت اُجاگر کی۔ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کی تلقین کی۔ آپ نے کہا کہ یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے کہ وہ کسی کو خدمت کی توفیق دے نہ کہ بندہ کا احسان کہ وہ خدمت دین کرتا ہے۔

مربی صاحب نے مزید کہا خدمت دین کے بے شمار مواقع ہمارے سامنے آتے ہیں جن سے مسابقت کی روح کے ساتھ فائدہ اٹھانا چاہئے۔ خدمت دین کا ایک پہلو مالی قربانی سے تعلق رکھتا ہے۔ قلمی جہاد کے ساتھ ساتھ مالی جہاد میں شمولیت بہت اہمیت رکھتی ہے اور مال و دولت میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کا رجحان ایک ابتلاء ہے۔ مال آرام نہیں پہنچا سکتا بلکہ مال دینے والا ہی ضرورتوں کو پورا کر سکتا ہے۔ مال کوششوں سے نہیں آتا بلکہ خدا کی طرف سے آتا ہے۔ مربی صاحب نے نظام جماعت کی اطاعت پر بھی زور دیا اور تبلیغ کی اہمیت بھی اُجاگر کی۔

علم و عمل

اس عنوان پر محترم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد فضل لندن نے خطاب کیا۔

آپ نے بتایا کہ علم و عمل دراصل دو ایسے دائرے ہیں جنہوں نے ہماری ساری زندگی کا احاطہ کیا ہوا ہے، خواہ اس کا تعلق دین سے ہو یا دنیا سے۔ علم اگر بیج کی طرح ہے تو عمل اس کا پھل ہے۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا" نیز یہ کہ "وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں اور وہ جو علم نہیں رکھتے ہرگز برابر نہیں" اور یہ دعا بھی سکھا دی "خدا مجھے تو اپنی جناب سے علم عطا فرما۔ اس ضمن میں آپ نے آنحضورؐ اور حضرت مسیح موعودؑ کی سکھلائی ہوئی

دعاؤں کا حوالہ بھی دیا پھر کہا کہ حقیقی علم وہ ہے جو اللہ محض اپنے فضل سے عطا کرتا ہے ...... اگر علم سے اللہ تعالیٰ کی خشیت میں ترقی نہیں ہوتی تو یاد رکھو وہ علم ترقی معرفت کا ذریعہ نہیں ہے۔'' (ملفوظات جلد 5 صفحہ 11)

آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کا حوالہ دیا کہ علم و حکمت ایسا خزانہ ہے جو تمام دولتوں سے اشرف ہے۔ دنیا کی تمام دولتوں کو فنا ہے لیکن علم و حکمت کو فنا نہیں ہے۔ فاضل مقرر نے کہا کہ علم حقیقی کا اصل منبع اور مبتداء خدائے علام الغیوب کی ذات ہے۔ انسان کو یہ درس نصیحت دینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی مثال دی ہے کہ انہوں نے عاجزی سے اس بات کا اقرار کیا تھا کہ لاعلم لنا الا ماعلمتنا۔

مولانا نے کہا کہ علم حاصل کرنے کے بعد اس کو عمل کے سانچے میں ڈھالنا ازبس لازم ہے کیونکہ یہ عمل ہی ہے جو انسان کے خالص ایمان پر گواہ ہوتا ہے۔ ہماری یہ دنیا دارالعمل ہے اور آخرت روز جزاء ہے۔ قرآن نے عمل صالح پر زور دیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عمل صالح کی سادہ تعریف یہ فرمائی ہے:

''عمل صالح وہ ہے جو محض خدا تعالیٰ کے واسطے ہو۔''

آپ نے علم کی تین قسموں کا بھی ذکر فرمایا یعنی علم الیقین، عین الیقین، حق الیقین۔

سیرت حضرت ابوبکر صدیقؓ

اس عنوان پر محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ نے تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ کے سوانح، خدمات، کارناموں اور سیرت کا احاطہ کرنے کی کوشش کی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی ابتدائی زندگی کے اہم واقعات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ آپ ابتداء ہی سے نیک اور سلیم فطرت تھے یہی وجہ تھی کہ آپ کی دوستی بھی حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تھی۔

آپ نے بتایا کہ قبول اسلام کے بعد آپ کی خدمات میں سے غیر معمولی مالی قربانیاں اور ہر نازک و اہم موقع پر آنحضور ﷺ کی رفاقت اور معیت نمایاں ہیں۔ علاوہ ازیں آنحضور ﷺ کے وفات کے نازک وقت میں امت کو سنبھالنا اور مختصر سے دور خلافت کے دوران فتنہ ارتداد اور انکار زکوٰۃ وغیرہ کو کمال ہمت اور جرات سے فرو کرنا اور بڑی بڑی طاقتوں کو انکے علاقوں میں جا کر شکست دینا آپ کی فراست دلیری اور دین اسلام کے لئے آپ کی گہری تڑپ پر دلالت کرتا ہے تو دوسری طرف ایسے نازک حالات کے ہر مرحلہ پر آپ کو ملنے والی کامیابیاں اس امر کی دلیل ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ تمکنت دین کا وعدہ پورا فرمایا۔ آپ نے تقریر کے آخری حصہ میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کے اخلاق و شمائل کا تذکرہ بھی کیا۔ جن میں سے اللہ اور اس کے رسول کی محبت، تقویٰ کی باریک ترین راہوں پر چلنے کی کوشش، خلق خدا اور بے سہارا لوگوں کی خاموشی کے ساتھ خدمت کرنے کے واقعات شامل تھے۔ اس ضمن میں آپ نے خاص طور پر حضرت ابوبکرؓ کی سیرت کا یہ پہلو نمایاں کیا کہ آپ کو ہر نازک اور اہم موقع پر رفاقت رسول کا شرف حاصل رہا۔ آپ نے اپنی تقریر سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے ایک فیصلہ کن عربی اقتباس پر ختم کی جو سر الخلافہ میں سے لیا گیا تھا اور جس میں امت مسلمہ کے ایک گروہ کے ان خیالات کی دلائل کی رو سے تردید کی گئی ہے جو وہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے خلاف رکھتے ہیں۔

مغربی معاشرہ میں تربیت اولاد

اس موضوع پر تقریر کرتے ہوئے مکرم مولانا عبدالباسط طارق صاحب نے والدین کو اس طرف توجہ دلائی کہ یورپ میں اسلام کا غلبہ ہماری اولاد کی تربیت سے بھی وابستہ ہے۔ اس کے لئے ہمیں بہت محنت کرنی ہوگی۔ آپ نے والدین سے اپیل کی کہ اس سے غفلت نہ کریں ورنہ یہ قیمتی سرمایہ ضائع ہونے کا خدشہ ہے اور اس کے ساتھ ہی آپ کی عمر بھر کی کمائی بھی۔ آپ نے فرمایا یورپ سے ہی آخری اسلام کا غلبہ ہونا ہے۔ اور جرمنی کا یورپ میں بڑا بھاری کردار ہے اور خدا کی قدرت کہ جرمنی میں ہی اللہ تعالیٰ نے بہت سے احمدی لا کر بسا دیئے ہیں، اب آپ کو اپنی اولاد کی تربیت کر کے غلبہ اسلام کے لئے تیاری کرنی ہے۔

بچہ خاندان سے سبق سیکھتا ہے اس لئے گھروں میں آپ لوگوں کو ماحول صحیح رکھنے کی ضرورت ہے اگر آپ دین کو دنیا پر مقدم کریں گے تو اولاد بھی یہی کرے گی۔ ایک وقت کا کھانا سب گھر والوں کو مل کر کھانا چاہئے اور میز پر بچوں کے مسائل پر گفتگو کریں۔ جس سے تربیت کرنے میں آسانی ہوگی۔ جرمن کتب کا سیٹ ہر گھر میں ہونا چاہئے۔ نیز بچوں کو تبلیغ میں لگائیں اور اپنا چندہ خود ادا کرنے کی عادت ڈالیں اور مغرب سے پہلے گھر آنے کی تلقین کریں۔ اسی طرح کے اور تربیت کے گُر مکرم مولانا نے اپنی تقریر میں بیان فرمائے۔

قرآن کا پیغام امن

اس موضوع پر مکرم محمد داؤد مجوکہ صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اسلام کا مطلب امن ہے اور یہ واحد مذہب ہے کہ جسکے نام میں ہی امن کا پیغام ہے۔ قرآن کریم انسان کو امن کیلئے ذاتی عائلی و معاشرے میں اس کا کردار اور ایک معاشرے کا دوسرے سے سلوک میں امن کی تعلیم دیتا ہے۔ فاضل مقرر نے ان تینوں پہلوؤں پر قرآنی آیات کے حوالوں سے روشنی ڈالی اور واضح کیا کہ دراصل وہ ایسی جنگ کی اجازت ہے جو بطور خود حفاظت دی گئی ہے جب کہ دفاع کی اجازت میں بہت ساری شرائط بھی ہیں مثلاً عبادت خانوں کو تباہ نہ کرنا، پھل دار درخت نہ کاٹنا، عورتوں اور بچوں کو قتل نہ کرنا اور اگر مخالف صلح کی طرف رجوع کریں تو لڑائی روک دینا۔ اس کے علاوہ اسلام دوسروں کے ساتھ رواداری کی تعلیم دیتے ہوئے انہیں قدر مشترک کیطرف بُلاتا ہے اور امن کی ضمانت دیتا ہے مگر جو لوگ بار بار امن کا معاہدہ توڑیں، ان پر سختی کی اجازت بھی دی ہے۔ یہ صرف تعلیم ہی نہیں بلکہ حضور ﷺ اور صحابہؓ نے اس پر عمل کر کے ثابت کر دیا کہ یہ صرف باتیں ہی نہیں بلکہ قابل عمل تعلیم ہے۔

اگر کوئی اسلام کے نام پر تشدد کرے تو وہ اسلام کا نمائندہ نہیں بلکہ اپنے سیاسی مقاصد کو مذہب کے نام سے حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسی طرح کلیسا عیسائی حکومتوں نے مذہب کے نام پر تمام خون بہایا کہ کسی اور نے نہ بہایا اور اب بھی بہا رہے ہیں۔ آج اسلام کے نمائندہ مسیح موعودؑ نے یہ اعلان فرمایا کہ اب دین کے نام سے تلوار اٹھانے کے خیال کو چھوڑ دو۔ جو چاہے اس کو مانے اور جو چاہے انکار کرے۔ ہر ایک اپنے اعمال کیلئے خدا کے سامنے جواب دہ ہے۔

اختتامی خطاب
مالی قربانی اور اخلاقی اقدار

جلسہ سالانہ کا اختتامی خطاب محترم امیر صاحب جرمنی نے کیا جنہیں حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا نمائندہ بھی مقرر فرمایا تھا۔

محترم امیر صاحب نے اپنے خطاب میں مالی قربانی اور اخلاقی قدروں کا معیار بلند سے بلند تر کرنے کی طرف نہایت مؤثر انداز میں احباب جماعت کو توجہ دلائی۔ آپ نے باشرح چندہ کی ادائیگی کی تلقین کی اور سو مساجد کیلئے مالی قربانی کے حوالہ سے ان خواتین کی مثال دی جنہوں نے اپنے زیور تک بیچ کر یورپ میں مختلف مساجد کی تعمیر کیلئے چندہ اکٹھا کیا۔ آپ نے نصیحت کی کہ بڑوں کی قربانیوں کو مت بھولیں اور یاد رکھیں کہ جوں جوں آپ مالی قربانی میں آگے بڑھیں گے اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں برکت دیتا چلا جائے گا، انشاء اللہ۔ آپ نے تربیتی امور کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ اب ہم نئے دور میں داخل ہو رہے ہیں۔ ہماری نسلوں کو قرآن کی تعلیم کو اپنانا چاہیے جو انہیں امن میں لے آئے گی۔ دودھ پیتا بچہ جو ماں باپ سے قرآن کی آواز و نماز کی تربیت لیکر بڑا ہوتا ہے وہ نوجوانی میں اسے نہیں بھولتا۔ نیز کہا کہ حقیقی علوم اور اخلاقی قدریں ہی کامیابی کی راہ دکھا سکتی ہیں۔ خود صوفی بنیں نہ کہ صرف صوفیوں کی باتیں کریں۔ اگر ایسا نہیں تو آپ نے اپنے آپ کو پہچانا نہیں۔

جرمنوں کو اپنے ملک میں یہ تجربہ ہے جنگ کے بعد ہو چکا ہے کہ رات دن محنت کی اور کھنڈروں کو دوبارہ تعمیر کیا مگر جب سر اٹھا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ عمارتیں تو بنا لی گئیں، ترقی تو کر لی مگر اپنے بچے اور اپنی اخلاقی اقدار کھو بیٹھے۔ آپ کو اس سے سبق حاصل کرنا چاہیے۔ اپنے بچوں کو سمجھائیں کہ ہم نے دین کی خاطر قربانی کرنی ہے اور اپنی زائد خواہشات کو چھوڑنا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی خواہش ہے کہ دنیا میں نیکی پھیلے۔ ہمیں یہ کام اللہ کے شیر بن کر کرنا ہے مگر اس کے لئے نفس کی قربانی کرنی ہوگی۔ محترم امیر صاحب نے اپنے خطاب کے آخری حصہ میں معروف احمدی شاعر محترم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب کی مشہور نظم ''سفید پرندے'' نہایت اثر انگیز انداز میں سنائی۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس رؤیا کو بیان کیا گیا ہے جس میں حضورؑ نے دیکھا کہ آپ نے لندن شہر میں سفید پرندے پکڑے ہیں۔

بقیہ: مسجد کی تعمیر کے سوال پر جماعت احمدیہ کی کامیابی

تعاون سے شدید بارش کے باوجود راتوں رات سارے شہر میں تقسیم کرا دیا۔ جس کے نتیجہ میں دو روز بعد ہونے والا معرکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ نے جیت لیا۔ الحمدللہ۔ اب جماعت جرمنی اس جگہ جلد ہی مسجد کی تعمیر شروع کرے گی۔ انشاء اللہ۔ قارئین سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کی تعمیر سارے علاقہ کیلئے امن و سلامتی کا نشان ہو۔ آمین۔

اس اہم واقعہ کی خبر علاقائی اخبارات کیساتھ ساتھ ملکی سطح کے اخبارات نے بھی شائع کی، چنانچہ ذیل میں ایک اہم اخبار میں شائع ہونیوالی خبر کا اردو ترجمہ ہدیہ قارئین ہے:

عوام نے صنعتی علاقہ میں جگہ دینے کے حق میں رائے دی

ایک عوامی استصواب رائے کے ذریعہ شہریوں کی اکثریت نے گذشتہ اتوار کو شلوشٹرن میں شہر کے صنعتی علاقہ میں مسجد کی تعمیر کے حق میں ووٹ دیا۔ 53,4 فیصد ووٹروں نے دائیں بازو کی انتہا پسند پارٹی Die Republikaner کیطرف سے مسجد کی تعمیر روکنے کیلئے کی جانے والی کوششوں کو مسترد کر دیا۔ اس رائے شماری میں 12576 رجسٹرڈ ووٹروں میں سے 41,2 فی صد نے حصہ لیا۔

شہر کے میئر فالکو فرچ (SPD) نے اس کو ایک معقول فیصلہ قرار دیتے ہوئے کہا یہ کہ وہ حل ہے جسے اتفاق رائے سے اکثریت نے قبول کیا۔ یاد رہے کہ احمدیہ جماعت کو شلوشٹرن شہر کے علاقہ Niederzell میں پہلے ہی انتظامیہ عدالت مینار کے ساتھ مسجد تعمیر کرنے کی اجازت دے چکی ہے۔

ایک ہزار اہالیان پر مشتمل شہر کے اس حصہ میں کچھ عرصہ قبل تعمیر کے منصوبے نے احتجاج کی روش شروع کر دی تھی کیونکہ ایک ایسے علاقہ میں جہاں احمدیہ جماعت کے افراد رہائش نہیں رکھتے اس قسم کی علامتی عمارت کو لوگ اپنے علاقہ میں نہیں دیکھنا چاہتے تھے کیونکہ انہیں خدشہ تھا کہ اس جگہ ایک بڑا علاقائی مسلم سنٹر بن جائے گا۔

اسی Niederzell میں کل 58,5 فی صد رہائش پذیر لوگوں نے اپنے ووٹ کا استعمال کیا جس میں سے 93 فیصد افراد نے صنعتی علاقہ میں مسجد کی تعمیر کے حق میں ووٹ دیا۔ مسلمانوں (جماعت احمدیہ) نے بتایا ہے کہ وہ اس جگہ قریباً 100 افراد کے لئے عبادتگاہ کی تعمیر کا ارادہ رکھتے ہیں۔

(Frankfurter Rundschau,28.10.02)

(مرسلہ: ریحان رشید Ginsheim)

تھک نہ جانا، اے سفید پرندو!

محترم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب کی
جرمن نظم کا اردو ترجمہ

تھک نہ جانا اے سفید پرندو!
اے سفید پرندو! تھک نہ جانا
ہمارے آگے ہیں محو پرواز فرشتے بھی
پھر ضرورت ہے اس باغ کو پھولوں کی
اور پھولوں کو پانی کی
پی کر ہو جاؤ محو دعا کہ سحر ہو جائے
ہم روشنی دیکھ رہے ہیں، ہم سفید پرندے
ہمارے سفید پروں کو سورج بھی گرمائے ہے
پس شک نہ کر اڑتا جا کہ ہو غالب تو
اب تو درخت بھی ہرے ہونے لگے
اور پھل بھی ہیں اب لگنے کو
پس لڑتے جاؤ یہاں تک کہ شیطان ہار جائے
گائے گا صبح بھی اور شام بھی اے سفید پرندے
ہاں پھر سے گا نغمہ تو حیدا ہے سفید پرندے
غم و خوشی سے بھر دی یہ زندگی
نہ کھو تو اپنی امید کبھی
کسی مایوسی کو قریب نہ آنے دے
حتیٰ کہ ہر شیطان دور بھاگ جائے
تھک نہ جانا اے سفید پرندو!
اے سفید پرندو! تھک نہ جانا
بہترین ہے وہ جس کی طرف اللہ بلاتا ہے
مقدس مہدی کے ساتھ روشنی آگئی
اور مسیح مہدی کے ساتھ سلامتی بھی
پس عاجزی سے اللہ کو مدد کیلئے پکارو!

Vol. 8 Monthly Akhbar-e-Ahmadiyya Germany Issue 10-11
National Shoba Tasneef, Ahmadiyya Muslim Jamaat, Genfer Str. 11, 60437 Frankfurt/M, Germany, Tel.: 069-50688652, Fax: 50688655

عالمی خبرنامہ

یورپی یونین نے 2004ء سے یونین میں شامل ہونے والے دس ممالک کی فہرست میں ایک مرتبہ پھر ترکی کا نام نہیں رکھا۔ اس کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ ترکی کی حکومت ابھی تک یونین کی شرائط پر پوری طرح عمل نہیں کر رہی۔ دس نئے شامل ہونے والے ممالک یہ ہیں:۔ پولینڈ، Lettland، لتھونیہ، ہنگری، چیک ریپبلک، سلووینیا، سلوواکیا، مالٹا، Esti,Litauen۔

☆ جنونی قاتل: امریکہ میں ایک جنونی قاتل نے دہشت کی ایک نئی لہر پھیلادی ہے۔ وہ دور مار بندوق سے کسی کو بھی نشانہ لے کر ماردیتا ہے وہ اب تک 10 لوگوں کو نشانہ بنا چکا ہے۔ ایک موقعہ پر وہ ایک رقعہ بھی چھوڑ گیا جس پر لکھا تھا۔ 'پیارے پولیس افسرز میں خدا ہوں''۔ ابھی تک امریکی پولیس اسے ڈھونڈنے میں ناکام رہی ہے۔ امریکی عوام میں اس سے بے حد خوف ہراس پایا جاتا ہے۔ آخری اطلاعات کے مطابق یہ جنونی قاتل گرفتار ہو چکا ہے۔ 45 سالہ یہ شخص سابقہ امریکی فوجی ہے۔

☆ سگریٹ نوشی پر پابندی: یونان کی حکومت نے ملک میں عوامی جگہوں پر کھلے عام سگریٹ نوشی پر پابندی لگادی ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے کو کم از کم 90 یورو جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔

☆ فلسطین کا دارالخلافہ یروشلم: اسرائیلی حکومت نے یورپی یونین (EU) سے درخواست کی ہے کہ وہ یاسر عرفات سے قطع تعلقی کرلے کیونکہ انہوں نے ایک قانون پر دستخط کیے ہیں جس کی رو سے یروشلم کو فلسطین کا دارالخلافہ قرار دیا گیا ہے۔ جبکہ اسرائیل یروشلم کو اپنا دارالخلافہ بنانا چاہتا ہے۔

☆ افغانستان میں نئی کرنسی: افغانستان کی حکومت نے اپنی کرنسی کے نوٹ جاری کردیے ہیں۔ یہ کرنسی نوٹ جرمنی اور برطانیہ میں چھپ کر تیار ہوئے ہیں۔ جنہیں عوام پرانے نوٹوں سے تبدیل کرواسکتے ہیں۔ دو ہفتوں کے اندر اندر 15 بلین نوٹ تبدیل کرائے جانے متوقع ہیں۔

☆ بھارتی بچے: ایک جائزے کے مطابق بھارت میں چار لاکھ بچے قرضوں کے بوجھ تلے دبے ہونے کی وجہ سے ظالم مالکوں کی فرموں میں غلامی کی طرز پر نوکری کرتے ہیں اور اس میں بڑا کردار بین الاقوامی فرموں نے ادا کیا ہے۔ اب حکومت اور کچھ نئے ادارے ملکر اس صورت حال کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔

بقیہ: مجلس خدام الاحمدیہ کی مجلس شوریٰ

پہلے آپ نے آئیندہ دو سال کیلئے صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کا انتخاب کروایا۔ پھر آپ نے اختتامی خطاب فرمایا اور واضح کیا کہ دنیا میں جو مسائل ہیں ان کا حل احمدیت کے پاس ہے۔ لیکن اس حل کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کیلئے خدام کو سرد مہری کو چھوڑتے ہوئے اپنے آپ کو باعلم اور باتقویٰ کرنا ہوگا اور ایسا معیار قربانی کئے بغیر حاصل کرنا ناممکن ہے۔ آپ نے خطاب کے بعد اختتامی دعا کرائی جسکے ساتھ ہی یہ مجلس شوریٰ اپنے اختتام کو پہنچی۔

امسال مجلس شوریٰ حاضری کے اعتبار سے کچھ اس طرح رہی۔ شرکا کی کل حاضری 452 رہی۔ جن میں 22 ریجنل قائدین، 188 قائدین مجالس، 61 نمائندگان مجالس، 36 اعزازی ممبران، 30 نیشنل عاملہ ممبران مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی، 5 نیشنل عاملہ ممبران مجلس اطفال الاحمدیہ جرمنی، 108 زائرین اور 2 مہمان شامل تھے۔ انتظامات کے حوالہ سے مکرم فہیم احمد ناصر صاحب قائم مقام مہتمم مقامی میزبان لوکل قیادت فرینکفرٹ اور ان کی ٹیم، مکرم لقمان ہمایوں صاحب ناظم لنگر، مکرم منصور رسول صاحب ناظم ٹرانسلیشن، ٹرانسلیٹر مکرم طارق کریم عارف صاحب اور مکرم ڈاکٹر سرفراز بلوچ صاحب، شعبہ MTA اور مکرم محمد حفیظ صاحب ناظم لاؤڈ سپیکر، مکرم ظفر اللہ خان صاحب کمپیوٹر سیکشن، نیز انتظامیہ بیت السبوح ہمارے خصوصی شکریہ اور دعاؤں کے مستحق ہیں کہ جن کی ان تھک محنت اور تعاون سے مجلس شوریٰ کا کامیاب انعقاد ممکن ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان سب خدام احمدیت کو اجرِ عظیم دے، آمین۔

(خاور افتخار، سیکریٹری مجلس شوریٰ مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی)

ولادت باسعادت

برادرم مکرم فہیم احمد صاحب اسسٹنٹ سیکرٹری اشاعت جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 13 نومبر 2002 کو دو بیٹوں کے بعد پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور اقدس ایدہ اللہ نے نومولودہ کا نام انیقہ مریم احمد عطا فرمایا ہے۔ عزیزہ انیقہ مکرم مہر نیاز احمد صاحب سابق قائد مال انصاراللہ جرمنی کی پوتی اور مکرم ملک منصور احمد عمر صاحب مربی سلسلہ کی نواسی ہے۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو نیک اور خادمہ دین بنائے نیز یہ کہ والدین کے لئے قرۃ العین ہو۔ آمین۔ (محمد الیاس منیر، مربی سلسلہ حال جرمنی)

بادھومبرگ میں غیر ملکیوں کے لئے تہوار: Ausländerbeirat Fest

مورخہ 28 ستمبر بروز ہفتہ بادھمبرگ شہر میں صبح آٹھ بجے سے رات دس بجے تک غیر ملکیوں کیلئے ایک میلہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس میلہ میں شہر کی انتظامیہ کی طرف سے جماعت احمدیہ بادھمبرگ کو بھی سٹال لگانے کی دعوت دی گئی۔ چنانچہ جماعت نے ایک اسٹال کتابوں کا جبکہ دوسرا اسٹال پاکستانی کھانوں کا لگایا اور اس طرح سے جہاں پاکستانی ثقافت سے مقامی لوگوں کو متعارف کرانے کا موقع ملا وہاں سلسلہ کا لٹریچر بھی انہیں پیش کرنے کا سنہری موقع ملا، الحمدللہ۔

شہر کی انتظامیہ سے کتابوں کی فروخت کی اجازت Gewerbeschein حاصل کرلی گئی تھی۔ دن بھر میں 224 افراد نے اس سے استفادہ کیا جس میں جرمن افراد کے علاوہ 21 ترک افراد، 19 عربی اور دو روسی شامل تھے۔ تقریباً 1000 کی تعداد میں مفت لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ خدام نے بڑی جانفشانی اور شوق سے ڈیوٹی دی۔ احباب سے ان کیلئے درخواست دعا ہے۔ (سیکرٹری تبلیغ بادھمبرگ)

جرمنی میں سیلاب اور جماعتِ احمدیہ جرمنی کا مثالی وقارِ عمل

ماہ اگست 2002 میں جرمنی کے مشرقی صوبوں میں تباہ کن سیلاب آیا جس سے ہزاروں لوگ متأثر ہوئے۔ اس آسمانی آفت کے وقت جماعت احمدیہ نے اپنی قدیمی روایات کے مطابق اپنی محدود وسائل کے باوجود خدمت انسانیت کا نیا ریکارڈ قائم کیا جسے نہ صرف اپنوں نے بلکہ غیروں نے بھی محسوس کیا اور اس کا برملا اعتراف کیا۔ چنانچہ جرمنی کے مشہور اور کثیر الاشاعت ہفت روزہ رسالہ شپیگل (Spiegel) میں، جرمنی میں آنے والے حالیہ سیلاب کی تباہ کاریوں میں مجلس خدام الاحمدیہ اور جماعتی رفاہی ادارہ ''ہیومینیٹی فرسٹ'' کی مشترکہ خدمات کی رپورٹ شائع کی گئی۔ اس رپورٹ کا اردو ترجمہ قارئین کی دلچسپی کے لئے سپرد اشاعت کیا جارہا ہے۔

''جب مشرقی جرمنی میں سیلاب کا پانی لوگوں کے گلے تک آچکا تھا تو جرمنی میں دنیا کے غریب ترین ممالک کے مہاجرین کی طرف سے بھی امدادی وفود پہنچ کر حیرت انگیز خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ یہاں تک کہ سیلاب سے سب سے زیادہ متاثر ہونے والے ایک قصبے Prettin میں ایک پاکستانی وفد نے فرشتہ بن کر لوگوں کی مدد کی۔ جس میں اس وفد کے نوجوان کارکنوں کا مکانوں کے تہ خانوں میں بھرے پانی کو پمپوں کے ذریعے باہر نکالنا، بھوک سے بیتاب ہزار ہا لوگوں کو پلیٹیں بھر بھر کر کھانا کھلانا اور تقریباً دولاکھ یورو (تقریباً ایک کروڑ بیس لاکھ روپے) کی مالیت کے کپڑے تقسیم کرنا شامل ہے۔ ان مشرق سے آئے ہوئے سیاہ بالوں والے مگر ان تھک جذبۂ خدمت سے سرشار نوجوانوں کو دیکھ کر پہلے پہل تو اس قصبہ کے لوگ بہت حیران ہوئے۔ وہ یہ سمجھ ہی نہ پا رہے تھے کہ کیا ایسے طوعی خدمت بجالانے والے لوگوں پر اعتماد کیا جاسکتا ہے؟ مگر جلد ہی انہوں نے دیکھا کہ یہی فرشتہ سیرت خدمتگار اپنے لیڈر (راشد نواز) کی سرکردگی میں ہاتھوں میں کام کرنے والے موٹے موٹے دستانے پہنے اور پاؤں میں لمبے لمبے ربڑ کے بوٹوں میں ملبوس ایک کے بعد دوسرے مکان میں پہنچتے اور پانی میں غرقاب تہ خانوں کو خالی کرنے میں پوری تندہی سے مصروف عمل ہوگئے ہیں۔ جیسا کہ قصبے کے ایک مکین نے ہمیں بتایا کہ کس طرح یہ جرمن/پاکستانی ہیومینیٹی فرسٹ سے تعلق رکھنے والے افراد حیران کن خدمات بجالانے والے 84 طوعی خدمتگار جلد ہی اپنے اس کام سے وقتی طور پر فارغ ہو کر ایک پرسکون جگہ تلاش کرکے وہاں نماز میں مصروف ہوگئے۔ یقین نہیں آرہا تھا کہ کس طرح پاکستان سے آئے ہوئے یہ لوگ جن میں سے اکثر جرمن قومیت بھی اختیار کرچکے ہیں، بغیر کسی تحریک کے سراسر اپنے اندرونی جذبے کے تحت مشرقی جرمنی کے اس سیلاب زدہ علاقے میں پہنچے تاکہ ہر قسم کی ضروریات زندگی سے محروم ان جرمنوں کی مدد کریں۔ راشد نواز نے ہمیں بتایا کہ ہمارے نزدیک یہ کار خیر بجالانا ہماری زندگی کا روزمرہ کا معمول ہے۔ تیس سالہ یہ نوجوان طالب علم جو Freiburg یونیورسٹی میں پی ایچ ڈی کر رہا ہے، اس نے ہمیں یہ کہہ کر اور بھی حیران کردیا کہ ''ہمیں جو جرمنی نے نہ صرف پناہ دی ہے بلکہ اور بھی بہت کچھ دیا ہے تو کیا ہم جرمن قوم کے اس احسان کے بدلہ ان کا یہ تھوڑا سا شکریہ بھی ادا نہ کریں؟ ہم تو جرمنی کو اپنا دوسرا وطن سمجھتے ہیں،، اس نے مزید بتایا کہ آج سے سات سال قبل وہ اپنا ملک پاکستان اس لئے چھوڑنے پر مجبور ہوا کہ وہاں مذہب کے نام پر بھڑکائے جانے والے فسادات روزمرہ کا معمول بن چکے ہیں۔ راشد نواز جو خود بھی احمدیہ مسلم جماعت جو دنیا بھر میں اسلام کی سچی نمائندگی کرنے والی واحد جماعت ہے، کا رُکن ہے، نے مزید بتایا کہ ہمیں تعلیم دی گئی ہے کہ ہم محض انسانیت کے نام پر مخلوقِ خدا کی خدمت کریں۔ اسی تعلیم کے نتیجہ میں ہی ہم آپ کی خدمت کیلئے آئے ہیں۔ اپنے ملک پاکستان میں وہاں کی حکومت متعصب مذہبی ملاؤں کی زیر اثر ایک ایسی سیاست پر عمل پیرا ہے جس نے ہماری جماعت سے تعلق رکھنے والے بہت سے لوگوں کو ملک چھوڑنے پر مجبور کردیا ہے۔ ہماری یہ جماعت دنیا کے 120 سے زائد ممالک میں پھیل چکی ہے۔ ہمارے روحانی سربراہ یعنی حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح کو بھی 1984ء میں ملک چھوڑ کر برطانیہ آنا پڑا۔

جرمنی کے اندر بھی احمدیہ مسلم جماعت کے اراکین کی ایک بہت بڑی تعداد موجود ہے۔ اسی جماعت نے 1997 میں Humanity First کے نام سے ایک رفاہی ادارہ قائم کیا۔ اس وقت تقریباً اس کے ایک ہزار مستقل اراکین بن چکے ہیں۔ ان میں اکثر وہی ہیں جو پاکستان سے آئے ہوئے ہیں اور جرمن قومیت لے چکے ہیں۔ اس موقع پر اس رفاہی ادارہ کے ڈائریکٹر منصور احمد نے ہمیں بتایا کہ ہمارے اس ادارہ میں ہر آدمی شامل ہوسکتا ہے اور ہم ہر ایک کی بلا امتیاز مذہب وملت مدد کرتے ہیں۔ اس اعتبار سے اس ادارہ کی مختصر تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ ہمارے کئی آدمی کئی ہفتوں سے یہاں کام پر لگے ہوئے ہیں۔ ایک طرف وہ ریت کی بوریاں اٹھا اٹھا کر خطرناک مقامات پر پانی روکنے کے لئے بند باندھنے میں مدد دے رہے ہیں تو دوسری جانب کھانا پکا پکا کر متاثرہ مکینوں میں تقسیم کر رہے ہیں۔ راشد نواز نے بتایا کہ ابتداء میں ہم نے پاکستانی طرز کا کھانا تیار کیا مگر جلد ہی ہم نے محسوس کیا کہ اس طرح ہم ہر ضرورتمند کی ضرورت پوری نہیں کرسکیں گے۔ چنانچہ پھر ہم نے جرمن طرز کا کھانا بنانا شروع کردیا۔ انکی محنت کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ صرف سات کارکن ایک ہزار کے قریب سیلاب زدہ جرمنوں کو کھانا کھلانے پر مامور تھے۔''

(Spiegel Sep. 2002)

(تائید و تلخیص: از فضل الٰہی انوری، اوبرٹس ہاؤزن)

کشکول میں بھردے جو میرے دل میں بھرا ہے
تجھ سے نہ مانگوں تو نہ مانگوں گا کسی سے
میں تیرا ہوں، تُو میرا خدا میرا خدا ہے